

کتابِ دانیال - نمبر انچاس

حقائق کی نقاب کشائی: آدھی رات کی پکار، اسلام کا کردار، اور آخری زمانے میں
حتمی آزمائش کا عمل

Jeff Pippenger

2024-01-13

1798 میں جب دریائے اولای کی رویا کی مہر کھولی گئی تو اس سے علم میں جو اضافہ ہوا، اُس نے ایک آزمائشی عمل کو جنم دیا جو 1844 میں نصف شب کی پکار کی تحریک میں اپنے عروج تک پہنچا۔ آخری ایام کی وہ نصف شب کی پکار جو اب منکشف ہو رہی ہے، اسی تاریخ کے ذریعے پیش کی گئی ہے اور اس میں اسی تاریخ کے عین وہی آزمائشی حقائق شامل ہیں، کیونکہ جو نصف شب کی پکار کا پیغام اب منکشف ہو رہا ہے وہ ملر کے جواہرات کی بحالی ہے۔

"وہ حقائق جو ہم نے 1841، 42، 43، اور 44 میں حاصل کیے تھے، اب ان کا مطالعہ کیا جانا اور ان کی منادی کی جانی ہے۔ پہلے، دوسرے، اور تیسرے فرشتے کے پیغامات آئندہ بلند آواز کے ساتھ سنائے جائیں گے۔ وہ نہایت سنجیدہ عزم کے ساتھ اور روح کی قدرت میں دیے جائیں گے۔" Manuscript, Releases جلد 15، 371۔

ہمارے زمانے کی آدھی رات کی پکار کے نبوی پیغام کا بنیادی موضوع تیسری آفت سے متعلق اسلام کا کردار ہے۔ اسلام کی تینوں آفتوں کی نمائندگی حقوق کی دو تختیوں پر کی گئی ہے۔ آخری ایام کی آدھی رات کی پکار کا پیغام 18 جولائی 2020 کی مایوسی کے وقت مہر کھلنا شروع ہوا، جب آخری ایام کا انتظار کا وقت آ پہنچا۔ جس طرح ملرائٹ تاریخ کی آدھی رات کی پکار کا پیغام تھا، اسی طرح آخری ایام کا پیغام بھی تدریجاً ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اُس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کی نمائندگی ایکسٹر کیمپ میٹنگ کرتی ہے۔ اس مقام پر کنواریوں کے پاس یا تو تیل ہوتا ہے، یا نہیں ہوتا۔

اشعیاء کی وہ خرابی کی وعید جو یروشلم کی قوم پر حکومت کرنے والے ٹھٹھا باز مردوں پر ہے، یہ بتاتی ہے کہ رویا افرائیم کے شرابیوں کے لیے ایک مہر بند کتاب بن گئی ہے۔ اشعیاء کے اس مقام میں، ایک شیطانی علامت کو الہی علامت میں بدل دینے کے کام کو جیسا کہ ایڈونٹ ازم کی تاریخ میں کیا گیا—کمہار کی مٹی کے برابر سمجھا جانا چاہیے۔ وہ کام "daily" "daily" کی تعریف کو مسیح کی علامت کے طور پر قائم کرنا تھا، حالانکہ وہ دراصل شیطان کی علامت ہے۔ جب دانی ایل نے "tamid" لفظ کو بت پرستی کی علامت کے طور پر استعمال کیا، تو اس نے یہ لفظ علامتی مقصد سے چنا، کیونکہ یہ لفظ "مسلسل" کے معنی رکھتا ہے۔

ایسی تین قوتیں ہیں جو دنیا کو آرمیگڈن کی طرف لے جاتی ہیں، اور ان تین قوتوں میں پہلی قوت اژدہا (بت پرستی) ہے۔ اژدے نے اپنی جنگ خدا کے خلاف آسمان پر شروع کی۔ اژدہا یہ جنگ ہزار سالہ دور کے اختتام تک جاری رکھتا ہے، جب بالآخر وہ نابود کر دیا جاتا ہے۔

اور جب وہ ہزار سال پورے ہو جائیں گے تو شیطان اپنی قید سے رہا کیا جائے گا، اور زمین کے چاروں کونوں میں جو قومیں ہیں، یعنی جوج اور ماجوج، کو گمراہ کرنے کے لیے نکلے گا تاکہ انہیں جنگ کے لیے جمع کرے۔ ان کی تعداد سمندر کی ریت کے مانند ہے۔ اور وہ پوری زمین کی وسعت پر چڑھ آئے اور مقدسین کی لشکرگاہ اور محبوب شہر کو گھیر لیا، اور آسمان سے خدا کی طرف سے آگ نازل ہوئی اور انہیں بھسم کر دیا۔ اور وہ ابلیس جو انہیں گمراہ کرتا تھا آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈال دیا گیا جہاں حیوان اور جھوٹا نبی ہیں، اور وہ ابدالآباد تک دن رات عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ مکاشفہ 10-20:7۔

حیوان (پاپائیت)، جو اُن تین طاقتوں میں سے دوسری ہے جو دنیا کو ہر مجدون کی طرف لے جاتی ہیں، اور جھوٹا نبی (ریاستہائے متحدہ امریکہ)، اُن تین طاقتوں میں سے تیسرا، دونوں تاریخ صلیب کے بعد تاریخ میں نمودار ہوئے، اور دونوں مسیح کی دوسری آمد پر ہلاک کر دیے جاتے ہیں۔

اور وہ درندہ پکڑا گیا، اور اس کے ساتھ وہ جھوٹا نبی بھی جو اس کے سامنے نشان دکھاتا تھا، جن کے وسیلہ سے اس نے ان لوگوں کو گمراہ کیا تھا جنہوں نے درندہ کی چھاپ لی تھی اور جو اس کی مورت کی پرستش کرتے تھے۔ یہ دونوں گوگرد سے جلتی ہوئی آگ کی جھیل میں زندہ ڈالے گئے۔ مکاشفہ 19:20۔

جب دانی ایل نے عبرانی لفظ "مسلسل" کو بت پرستی (شیطان) کی علامت کے طور پر منتخب کیا، تو اس نے ایک ایسا لفظ اختیار کیا جو واضح کرتا ہے کہ خدا کے خلاف مسلسل لڑنے والا دراصل شیطان ہی ہے۔ دوسری دو قوتیں خدا کے خلاف اپنی جنگ میں صرف مقررہ عرصوں تک فعال رہتی ہیں۔ دانی ایل کا "تمید" (مسلسل) کا انتخاب سوچا سمجھا اور درست تھا۔

اور جب یسعیاہ کا اُن پر وائے کا بیان، جن پر خداوند نے گہری نیند کی روح انڈیلی اور اُن کی آنکھیں بند کر دیں، باب اٹھائیس سے بڑھ کر باب تیس تک جاری رہتا ہے، تو وہ لکھتا ہے:

اب جا، اسے ان کے سامنے تختی پر لکھ، اور اسے کتاب میں درج کر، تاکہ وہ آئندہ کے لیے ہمیشہ ہمیشہ قائم رہے: کہ یہ ایک سرکش قوم ہے، جھوٹے فرزند، ایسے فرزند جو خداوند کی شریعت سننا نہیں چاہتے؛ جو رویا دیکھنے والوں سے کہتے ہیں، نہ دیکھو؛ اور نبیوں سے، ہم پر درست باتوں کی پیشین گوئی نہ کرو، ہم سے دل خوش کن باتیں کہو، فریب کی پیشین گوئیاں کرو؛ راستے سے ہٹ جاؤ، راہ سے کنارہ کرو، اسرائیل کے قدوس کو ہمارے سامنے سے موقوف کرو۔ اس واسطے اسرائیل کے قدوس یوں فرماتا ہے: چونکہ تم نے اس کلام کو حقیر جانا اور ظلم و کجی پر بھروسا کیا اور اسی پر تکیہ رکھا، اس لیے یہ بدی تمہارے لیے ایسی ہوگی جیسے بلند دیوار میں ابھرا ہوا شگاف جو گرنے کو تیار ہو، جس کا ٹوٹنا ایک دم، یکایک آ پڑتا ہے۔ اور وہ اسے ایسے چکناچور کرے گا جیسے کمہار کے برتن کو توڑا جاتا ہے؛ وہ ہرگز دریغ نہ کرے گا، یہاں تک کہ اس کے ٹوٹنے میں ایسا کوئی ٹکڑا بھی نہ ملے گا کہ آتشدان سے آگ اٹھائی جا سکے یا حوض سے پانی نکالا جا سکے۔ کیونکہ خداوند خدا، اسرائیل کے قدوس یوں فرماتا ہے: پلٹ آئے اور آرام میں تمہاری نجات ہے؛ خاموشی اور اعتماد میں تمہاری قوت ہے؛ مگر تم نے نہ مانا۔ یسعیاہ 8:30-15۔

جو "لوح" لکھی گئی ہے، وہ کتابِ حبقوق کے دوسرے باب کی لوحیں ہیں، جو اس لیے بنائی گئیں کہ جو انہیں پڑھیں وہ "دور" سکیں اور پیغام پھیلا سکیں۔ وہ "کتاب" جس میں اس "لوح" کا اندراج ہے، کتابِ حبقوق ہے۔ کتابِ حبقوق کی یہ "لوح" ایک آزمائشی عمل کی نمائندگی کرتی ہے جو "سرکش قوم، جھوٹے لڑکے، ایسے لڑکے جو خداوند کی شریعت سننا نہیں چاہتے" کو ظاہر کرتی ہے۔ وہ "سرکش قوم" جو "سننے" سے انکار کرتی ہے، وہی لوگ ہیں جن کا ذکر یرمیاہ میں ہے جو نگہبان کے نرسنگے کی آواز سننے سے انکار کرتے ہیں۔

اور میں نے تم پر نگہبان مقرر کیے کہ نرسنگے کی آواز سنو۔ لیکن انہوں نے کہا، ہم نہیں سنیں گے۔ یرمیاہ 6:17۔

باغی وہ لوگ ہیں جو اشعیا کی تاریخ میں اور مسیح کی تاریخ میں بھی سننے سے انکار کرتے تھے۔

اور اُس نے کہا، جا، اور اس قوم سے کہہ: تم سنو گے ضرور، مگر سمجھو گے نہیں؛ اور دیکھو گے ضرور، مگر پہچانو گے نہیں۔ اس قوم کے دل کو موٹا کر دے، اُن کے کان بوجھل کر دے، اور اُن کی آنکھیں بند کر دے؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اپنے کانوں سے سنیں، اپنے دل سے سمجھیں، اور پھر جائیں، اور شفا پائیں۔ اشعیا 9:6، 10۔

اشعیا کے بہرے باغی "سن" سکتے ہیں، مگر "سنتے" نہیں، اور "سننے" سے اُن کا انکار اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ "سمجھتے نہیں"۔ یہ وہی دانی ایل کے بدکار ہیں، جو متی کی نادان کنواریاں بھی ہیں، جو علم میں اضافے کو، جو "جدول" پر ظاہر کیا گیا ہے اور جس کا ذکر حبقوق کی "کتاب" میں ہے، نہیں سمجھتے۔ اگر اشعیا کے بہرے باغی سن لیں تو وہ تبدیل ہو کر شفا پا سکتے ہیں، مگر اُن کا دل چرب ہو گیا ہے، اس لیے وہ آدھی رات کی پکار کے پیغام کو سمجھ نہیں سکتے۔ یسوع نے بہرے باغیوں کے بارے میں دوسری گواہی دی۔

اور شاگرد اُس کے پاس آئے اور اُس سے کہا، تُو اُن سے تمثیلوں میں کیوں بولتا ہے؟ اُس نے جواب میں اُن سے کہا، کیونکہ آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کو جاننا تمہیں عطا کیا گیا ہے، مگر اُنہیں یہ نہیں دیا گیا۔ کیونکہ جس کے پاس ہے اُس کو دیا جائے گا اور اُس کے پاس اور بھی فراوانی ہوگی؛ لیکن جس کے پاس نہیں، اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس ہے لے لیا جائے گا۔ اسی لیے میں اُن سے تمثیلوں میں بات کرتا ہوں، کیونکہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے، اور سنتے ہوئے نہیں سنتے، اور نہ سمجھتے ہیں۔ اور اُن میں اشعیاء کی وہ نبوت پوری ہوتی ہے جو کہتی ہے، سن سن کر بھی تم سنو گے مگر سمجھو گے نہیں؛ اور دیکھتے دیکھتے بھی تم دیکھو گے مگر پہچانو گے نہیں۔ کیونکہ اس قوم کا دل موٹا ہو گیا ہے، اور اُن کے کان سننے میں بوجھل ہیں، اور اپنی آنکھیں اُنہوں نے بند کر لی ہیں؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اپنے کانوں سے سنیں اور اپنے دل سے سمجھیں اور پلٹ آئیں، اور میں اُن کو شفا دوں۔ لیکن تمہاری آنکھیں مبارک ہیں کیونکہ وہ دیکھتی ہیں، اور تمہارے کان مبارک ہیں کیونکہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں نے خواہش کی کہ وہ چیزیں دیکھیں جو تم دیکھتے ہو مگر نہ دیکھ سکیں، اور وہ باتیں سنیں جو تم سنتے ہو مگر نہ سن سکیں۔ متی 13:10-17۔

خردمند تمثیلوں کے راز کو سمجھتے ہیں، جو سطر پر سطر پیش کی جانے والی سچائی ہے۔ خردمند مبارک ہیں کیونکہ وہ دیکھتے اور سنتے ہیں، اور خردمند اور مبارک دونوں کی نمائندگی دانی ایل کے باب بارہ میں کی گئی ہے۔ "خردمند" وہ ہیں جو (دل سے) علم میں اضافے کو سمجھتے ہیں، جس کی نمائندگی اس "میز" سے ہوتی ہے جس کا ذکر "حبقوق" کی "کتاب" میں کیا گیا ہے، اور "مبارک" وہ ہیں جو انتظار کرتے ہیں۔

اور اُس نے کہا، آے دانی ایل، تو اپنی راہ لے، کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور مہر لگا دی گئی ہیں۔ بہت سے لوگ پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدی کریں گے؛ اور شریروں میں سے کوئی سمجھ نہ پائے گا؛ لیکن دانشمند سمجھیں گے۔ اور اُس وقت سے جب دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور اجاڑنے والی مکروہ چیز قائم کی جائے گی، ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ شخص جو انتظار کرے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک پہنچے۔ دانی ایل 12:9-13۔

ملرائٹوں نے درست طور پر سمجھا کہ ایک ہزار تین سو پینتیس دن اُس وقت شروع ہوئے جب بت پرستی ("روزانہ") سال 508 میں 'ہٹا دی گئی'۔ 1843 میں منتظر رہنے والوں سے برکت کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اس عبارت میں لفظ 'آتا ہے' کا مطلب 'چھوٹا ہے' ہے۔ سال 1843 جب ختم ہوا تو اس نے سال 1844 کو 'چھوٹا'۔ جب سال 1843 اختتام پذیر ہوا، تو حبقوق کا 'تاخیر کا وقت' آ پہنچا، اور اُن پر برکت سنائی گئی جو اُس 'کتاب' میں دیے گئے حکم کے مطابق انتظار کرتے رہے جس میں 'لوحوں' کا ذکر تھا۔ حبقوق کی 'کتاب' نے لوگوں کو رؤیا کے لیے 'انتظار' کرنے کا حکم دیا۔

دانیال 1798 کی تاریخ کو (وقت آخر) کے طور پر شناخت کرتا ہے، جب اس کی کتاب کی مہر کھولی گئی، اور تب ایک تین مرحلوں پر مشتمل آزمائشی عمل وجود میں آیا (پاک کیے گئے، سفید کیے گئے، اور آزمائے گئے)۔ وہ عمل سات گرجوں کی پوشیدہ تاریخ کے ظہور میں اپنی تکمیل کو پہنچا۔ وہ پوشیدہ تاریخ سچائی کے تین سنگ میل پر مشتمل ہے، جن کی نمائندگی پہلی مایوسی، نصف شب کی پکار کے

پیغام، اور عظیم مایوسی سے ہوتی ہے۔ پہلی مایوسی تک پہنچنے کی برکت 1798 سے 1844 تک کی تاریخ کے اختتام پر ایک تین مرحلوں پر مشتمل آزمائشی عمل کی نمائندگی کرتی ہے۔

1798 سے 1844 کی عظیم مایوسی تک کی تاریخ، 1989 سے لے کر عنقریب آنے والے اتوار کے قانون تک کی تاریخ کی تمثیل ہے۔ اس رؤیا کے منتظر رہنے والوں کے لیے برکت کا وعدہ ہے، جو پہلی مایوسی کے وقت دیر کرنے لگی تھی۔ دانی ایل باب بارہ کے "دانشمند" وہ ہیں جو "مبارک" ہیں اور جو "انتظار" کرتے ہیں۔ شریر وہ ہیں جو اپنے دل سے "سنتے" نہیں، اور "دیکھتے" بھی نہیں۔ ملرائٹ تحریک کے پورے تجربے کا خلاصہ دانی ایل کی چار آیات میں بیان کیا گیا ہے، اور وہ آیات ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تاریخ کی بھی نمائندگی کرتی ہیں۔

ان چار آیات میں پیش کی گئی مقدس تاریخ اس بات پر مبنی ہے کہ اُس علم میں اضافے کو سمجھا جائے جو حقوق کی تختیوں پر ظاہر کیا گیا تھا، اور اُس علم کے اضافے کو بھی جسے یسوع نے 'سطر بہ سطر' کے طریقہ تعلیم کے ذریعے پڑھاتے ہوئے واضح کیا۔ اس نے 'عاقلوں' کو نبوت کے بھید سمجھانے کے لیے تمثیل پر تمثیل بیان کی۔ دانی ایل باب بارہ کے 'شریر' سمجھتے نہیں، اور آتھسلنیکوں باب دو میں اُن کی بے سمجھی کو حق سے عداوت کے طور پر دکھایا گیا ہے، جو قوی گمراہی لاتی ہے۔ پولس کے خط میں جس سچائی سے شریر محبت نہیں رکھتے وہ 'روزانہ' تھی، اور دانی ایل کی اُن چار آیات میں جو نبوتی سچائی خاص طور پر متعین کی گئی ہے وہ 'روزانہ' ہی ہے۔

یسوع نے شاگردوں سے کہا کہ وہ مبارک ہیں، اور ایسا کرتے ہوئے اس نے اُن کا تقابل اشعیاء کے اُن لوگوں سے کیا جو دیکھنے اور سننے سے انکار کرتے تھے تاکہ وہ رجوع کریں۔ دانی ایل کے باب بارہ میں جو مبارک ہیں، وہ وہی ہیں جو انتظار کرتے ہیں۔ دانی ایل کے باب بارہ کی چار آیات، ان آیات کی تکمیل ملرائٹس کی تاریخ میں، اشعیاء میں اُس طبقے کے ساتھ کیا گیا تقابل جو سننے اور دیکھنے سے انکار کرتا تھا، اور خود مسیح کی طرف سے انہی دو طبقات کے درمیان کیا گیا یہی امتیاز—یہ سب سات گرجوں کی اُس پوشیدہ تاریخ کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو 18 جولائی 2020 کو وارد ہوئیں۔ ملرائٹس کی تاریخ کا حتمی آزمائشی عمل، جو پہلی مایوسی کے ساتھ شروع ہوا تھا، اب پھر دہرایا جا رہا ہے۔ بعض دیکھیں گے، اور دوسرے دیکھنے سے انکار کریں گے۔

"1840-1844 کے دوران دیے گئے تمام پیغامات کو اب پُرزور بنایا جانا ہے، کیونکہ بہت سے لوگ اپنی سمت کھو چکے ہیں۔ یہ پیغامات تمام کلیسیاؤں تک پہنچنے ہیں۔"

مسیح نے فرمایا، 'مبارک ہیں تمہاری آنکھیں، اس لیے کہ وہ دیکھتی ہیں؛ اور تمہارے کان، اس لیے کہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستباز آدمیوں نے آرزو کی کہ اُن باتوں کو دیکھیں جو تم دیکھتے ہو، مگر نہ دیکھ سکیں؛ اور اُن باتوں کو سنیں جو تم سنتے ہو، مگر نہ سن سکیں' [17] 13:16, 17] مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے اُن باتوں کو دیکھا جو 1843 اور 1844 میں دیکھی گئیں۔

"پیغام دے دیا گیا تھا۔ اور اس پیغام کو دہرانے میں کوئی تاخیر نہ ہونی چاہیے، کیونکہ زمانہ کے نشان پورے ہو رہے ہیں؛ اختتامی کام ضرور مکمل کیا جانا ہے۔ تھوڑے ہی وقت میں ایک بڑا کام انجام پائے گا۔ بہت جلد خدا کی مقررہ سے ایک ایسا پیغام دیا جائے گا جو زور دار پکار میں تبدیل ہو جائے گا۔ پھر دانی ایل اپنے حصہ میں کھڑا ہوگا، تاکہ اپنی گواہی دے۔" Manuscript Releases، جلد 21، 437۔

ولیم ملر کو فرشتوں نے یہ سمجھنے کی رہنمائی کی کہ "روزانہ" بت پرست روم کی علامت تھا۔ بہن وائٹ نے براہ راست تصدیق کی کہ اس سمجھ میں وہ درست تھا۔ وہ فہم جو حقوق کی "کتاب" میں مذکور "لوحوں" پر درج کیا گیا تھا، "آئندہ کے وقت کے لیے" ہے۔ اس "کتاب" کی مہر کھلنے سے "سرکش، جھوٹے بچے" آشکار ہوتے ہیں۔ لفظ "بچے" آخری نسل کی علامت ہے، لہذا یسعیاہ کے بیان میں "آئندہ کا

وقت" خاص طور پر تحقیقی عدالت کے آخری ایام کے طور پر نشان زد ہے۔

یسعیاہ بیان کرتا ہے کہ "جھوٹے بچے" اس نبوی پیغام کو رد کریں گے جو "لوح" پر لکھا اور "کتاب" میں درج ہے، کیونکہ وہ "رویہ دیکھنے والوں سے کہتے ہیں، مت دیکھو؛ اور نبیوں سے، ہم پر راست باتوں کی نبوت نہ کرو، نرم باتیں کہو، فریب کی باتوں کی نبوت کرو۔" 1863 میں لاوڈیکائی ایڈونٹزم نے جھوٹے بچوں کی درخواست کو پورا کرنے کے ایک بتدریج بڑھتے ہوئے عمل کا آغاز کیا۔ اس کام کو یسعیاہ کے ہاں میلرائیٹ بنیادوں کے پرانے راستوں کے انکار کے طور پر پیش کیا گیا ہے، کیونکہ انہوں نے کہا، "راہ سے نکل جاؤ، راستے سے ہٹ جاؤ، اسرائیل کے قدوس کو ہمارے سامنے سے دور کر دو۔" جو راستہ "راہ" ہے، وہ یرمیاہ کے پرانے راستے ہیں۔

یوں خداوند فرماتا ہے: راستوں میں کھڑے ہو جاؤ، اور دیکھو، اور قدیم راہوں کا پوچھو کہ بھلائی کی راہ کہاں ہے، اور اس پر چلو، تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ لیکن انہوں نے کہا، ہم اس پر نہ چلیں گے۔ یرمیاہ 6:16۔

'جھوٹے بچوں' کا یرمیاہ کے 'پرانے راستوں' کو رد کرنا، نصف شب کی پکار کے پیغام کا رد ہے؛ وہی جگہ جہاں 'آرام' پایا جاتا ہے، اور وہی 'آرام اور تازگی' جسے انہوں نے یسعیاہ میں سننا نہ چاہا، اور یہی 'پچھلی بارش' کے پیغام کی تازگی بھی ہے۔ وہ پیغام نصف شب کی پکار ہی کا پیغام ہے جس کی نمائندگی ملر کے پیروکاروں کی تاریخ میں کی گئی ہے اور جو ان 'تختیوں' پر مصورے جن کا ذکر ایک 'کتاب' میں ہے۔ نصف شب کی پکار کے پیغام کے اس رد کی نمائندگی ان کی اس خواہش سے ہوتی ہے کہ وہ 'قدوس اسرائیل کو اپنے سامنے سے موقوف کر دیں'۔ ایلن واٹ کے پہلے رؤیا میں—جسے الفا اور اومیگا یقیناً انجام کی نمائندگی کے لیے استعمال کریں گے—راستبازوں کی راہ کی نشاندہی کی گئی ہے؛ اس کے آغاز پر روشنی کو نشان زد کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ 'داناؤں' کو اس راہ کے انجام تک کون لے جاتا ہے۔

"ان کے پیچھے، راستے کے آغاز پر، ایک روشن نور قائم کیا گیا تھا، جس کے بارے میں ایک فرشتہ نے مجھے بتایا کہ وہ 'نصف شب کی پکار' تھا۔ یہ نور تمام راستے پر چمکتا رہا اور ان کے قدموں کے لیے روشنی دیتا رہا، تاکہ وہ ٹھوکر نہ کھائیں۔"

اگر وہ اپنی نگاہیں یسوع پر قائم رکھتے، جو ان کے عین سامنے تھا اور انہیں شہر کی طرف لے جا رہا تھا، تو وہ محفوظ رہتے۔ مگر جلد ہی بعض تھک گئے اور کہنے لگے کہ شہر بہت دور ہے، اور انہیں توقع تھی کہ وہ اس میں پہلے ہی داخل ہو چکے ہوتے۔ تب یسوع انہیں حوصلہ دیتا، اپنا جلالی دایاں بازو اٹھا کر؛ اور اس کے بازو سے ایک روشنی ظاہر ہوتی جو ظہور کے قافلے پر لہر سی بن کر چھا جاتی، اور وہ پکار اٹھتے: 'ہللویاہ!' کچھ نے جلدبازی میں اپنے پیچھے والی روشنی کا انکار کیا اور کہا کہ انہیں اتنی دور تک خدا نہیں لے آیا تھا۔ پس ان کے پیچھے کی روشنی بجھ گئی، ان کے قدم کامل تاریکی میں رہ گئے، اور وہ ٹھوکر کھا گئے اور نشان راہ اور یسوع دونوں کو نظروں سے کھو بیٹھے، اور راستے سے لڑھک کر نیچے تاریک اور شریر دنیا میں جا گئے۔ عیسائی تجربہ اور تعلیمات، ایلن جی. واٹ، 57۔

یہ ابتدا اور انتہا دونوں میں نصف شب کی پکار کی روشنی تھی۔ وہ یسوع (قدوس اسرائیل) ہی تھا جسے وہ اپنے سامنے سے ہٹانا چاہتے تھے۔ یسوع کے جلالی دائیں بازو سے آنے والی روشنی وہی نصف شب کی پکار کی روشنی تھی جسے "کتاب" میں مذکور "لوحوں" پر نمایاں کیا گیا تھا۔ "جھوٹے بچوں" نے مسیح کی نصف شب کی پکار کے پیغام اور اُس راہ کو جس پر انہیں چلنا تھا، ٹھکرا دیا، اور جب وہ راستے سے گر پڑے تو اسی انکار کے سبب ان پر خدا کی عدالت نازل ہوئی۔ جو "اونچی دیوار" اچانک ٹوٹتی ہے، وہ کلیسا اور ریاست کی جدائی کی "دیوار" ہے جو عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے نفاذ پر ڈھا دی جائے گی۔ وہ عدالت "یکایک ایک لمحے میں" آتی ہے، اور یہ "کوزہ گر کے برتن کے ٹوٹ کر ریزہ

ریزہ ہونے کی مانند ہوگی۔ یہ وہ عدالت ہے جو "دائمی" کے شیطانی نشان کو الٹا دینے اور اسے مسیح کی علامت قرار دینے کے ساتھ وابستہ ہے۔

یقیناً تمہارا چیزوں کو الٹا پلٹا دینا کمہار کی مٹی کی مانند سمجھا جائے گا؛ کیا بنائی ہوئی چیز اپنے بنانے والے کے بارے میں کہے گی، اس نے مجھے نہیں بنایا؟ یا جو چیز گڑھی گئی وہ اپنے گڑھنے والے کے بارے میں کہے گی، اسے سمجھ نہ تھی؟ یسعیاہ 29:16

"روزانہ" وہ نبوی سچائی ہے جو دانی ایل کے بارہویں باب کی ان چار آیتوں کو باہم مربوط کرتی ہے جو شریروں اور دانوں کے درمیان امتیاز کی نشان دہی کرتی ہیں۔ "روزانہ" وہ سچ ہے جس سے وہ لوگ نفرت کرتے ہیں جو دوسرے تہسلنیکوں میں قوی گمراہی قبول کرتے ہیں۔ "روزانہ" "جھوٹے فرزندوں" کی اُس خواہش کی نمائندگی کرتی ہے کہ اسرائیل کا قدوس اُن کے راستے سے ہٹ جائے۔ اور اُن کی سزا کی تصویر کمہار کے برتن کے ٹوٹنے سے پیش کی گئی ہے، اور جو باقی بچتا ہے وہ نادان کنواریوں کی کھوئی ہوئی حالت کی ایک تمثیل ہے، کیونکہ وہاں ٹوٹے ہوئے کمہار کے برتن کے بچے کھچے ٹکڑوں میں "نہ پایا جائے گا" "ایک ٹھیکرا کہ آگ چولہے سے لے سکے یا حوض میں سے پانی بھر سکے۔"

'آگ' اور 'پانی' دونوں روح القدس کی علامتیں ہیں، جیسے کہ دس کنواریوں کی تمثیل میں تیل۔ جب 'نصف شب کی پکار' اچانک ایک لمحے میں آئے گی، جیسا کہ اگست 1844 میں ایگزیکٹو کیمپ میٹنگ میں ہوا تھا، تو 'جھوٹے بچوں' کے لیے کوئی تیل (پانی یا آگ) پانا ناممکن ہوگا۔ انہیں پہلی مایوسی کے بعد 'لوٹ آئے' کے لیے پکارا گیا تھا، جیسے یرمیاہ کو، مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

تیرا کلام مجھے ملا تو میں نے اسے کہا لیا؛ اور تیرا کلام میرے لیے میرے دل کی خوشی اور شادمانی بن گیا، کیونکہ میں تیرے نام سے پکارا گیا ہوں، اے خداوند خدائے افواج۔ میں ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہ بیٹھا، نہ خوش ہوا؛ میں تیرے ہاتھ کے باعث تنہا بیٹھا، کیونکہ تو نے مجھے غضب سے بھر دیا ہے۔ میرا درد دائمی کیوں ہے، اور میرا زخم ناقابل علاج کیوں ہے، جو شفا پانے سے انکار کرتا ہے؟ کیا تو بالکل میرے لیے جھوٹے کی مانند ہوگا، اور ان پانیوں کی مانند جو ناکام پڑ جاتے ہیں؟ پس خداوند یوں فرماتا ہے: اگر تو لوٹ آئے تو میں تجھے پھر لے آؤں گا، اور تو میرے حضور کھڑا ہوگا؛ اور اگر تو ردی میں سے نفیس کو جدا کرے تو تو میرے منہ کی مانند ہوگا؛ وہ تیری طرف لوٹیں، لیکن تو ان کی طرف نہ لوٹنا۔ اور میں تجھے اس قوم کے لیے ایک مضبوط پیتل کی فصیل بنا دوں گا؛ وہ تیرے خلاف لڑیں گے مگر تجھ پر غالب نہ آئیں گے، کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں تجھے بچانے اور چھڑانے کے لیے، خداوند فرماتا ہے۔ اور میں تجھے شریروں کے ہاتھ سے چھڑا دوں گا، اور میں تجھے زور آوروں کے ہاتھ سے فدیہ دے کر چھڑاؤں گا۔ یرمیاہ 21-15:16

یرمیاہ اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو پہلی مایوسی کے بعد واپس آئے۔ وہ جو "قیمتی کو ردی سے جدا کرنے" کے کام میں لگے، تاکہ خداوند کے سامنے "کھڑے رہیں" اور خداوند کے "منہ" کی مانند ہوں۔ وہی وہ لوگ ہیں جن کی نمائندگی دانی ایل باب نو میں کرتا ہے، جو اپنی منتشر حالت کو سمجھتے ہیں، اور اس کے بعد احبار باب چھبیس کی دعا کرتے ہیں۔ وہی وہ لوگ ہیں جن کی نمائندگی دانی ایل، یرمیاہ اور حبقوق کے نگہبان کرتے ہیں، جن کا تقابل "جھوٹے بچوں" سے کیا گیا ہے۔ "جھوٹے بچوں" کو بھی "قدوس اسرائیل" نے پکارا تھا جب اُس نے فرمایا، "بازگشت اور آرام میں تمہاری نجات ہوگی؛ خاموشی اور اعتماد میں تمہاری قوت ہوگی، لیکن تم نے نہ چاہا۔"

ملر کے چواہر وہ سچائیاں ہیں جو حبقوق کی تختیوں پر دکھائی گئی ہیں۔ یہ سچائیاں آدھی رات کی پکار کے اُس پیغام کی آزمائش کی نمائندگی کرتی ہیں جو عبادت کرنے والوں کے دو طبقے پیدا کرتا ہے۔ ان جواہرات کے خلاف ظاہر کی جانے والی بغاوت کی علامت 'روزانہ' ہے۔ ملر 'روزانہ' کی اپنی تفہیم میں درست تھا، مگر اس کی تفہیم اُس تاریخ سے محدود تھی جس دور میں وہ رہتا تھا، اور وہ جواہر جنہیں وہ اپنے کمرے کے وسط میں رکھی میز پر رکھا کرتا تھا، اب اس وقت کی نسبت جب ملر نے

انہیں پہلی بار اپنی میز پر رکھا تھا، دس گنا زیادہ روشن ہیں۔ وہ اب ایک بڑے صندوقچے میں ہیں، کیونکہ اب یہ صندوقچہ صرف بائبل کی نمائندگی نہیں کرتا، جیسا کہ ملر کے زمانے میں کرتا تھا، بلکہ اب یہ بائبل اور روح نبوت دونوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

یہی دو گواہ ہیں جو آخری دنوں میں آزمائشی روشنی پیدا کرتے ہیں، اور یہی دو گواہ آخری دنوں میں ایک بنیادی میدانِ جنگ بن جاتے ہیں۔ ملر نے یہ جنگ دیکھی، کیونکہ اپنے خواب میں انہوں نے اس کا تابوت (بائبل) لے لیا اور اسے چاک کر دیا۔ یوحنا، جو آخری دنوں کے "داناؤں" کی نمائندگی کرتا ہے، "خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کے سبب سے اُس جزیرہ میں تھا جیسے پتھر کہا جاتا ہے۔" یوحنا بائبل اور ایلن وائٹ کی تحریروں کے پیغام پر ایمان رکھنے کی وجہ سے ستایا جا رہا تھا۔

ہم اُن حقائق کے جائزے کو، جن کی نمائندگی دریائے اولیٰ کی اُس رؤیا کرتی ہے جس کی مہر 1798 میں کھولی گئی تھی، اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

"ہمیں مستقبل سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں، سوائے اس کے کہ ہم بھول جائیں کہ خداوند نے ہمیں کس طرح راہ دکھائی ہے، اور ہماری گزشتہ تاریخ میں اُس کی تعلیم کیا رہی ہے۔" Life Sketches,